بچہ فیل ہو جائے تو کیا کریں؟

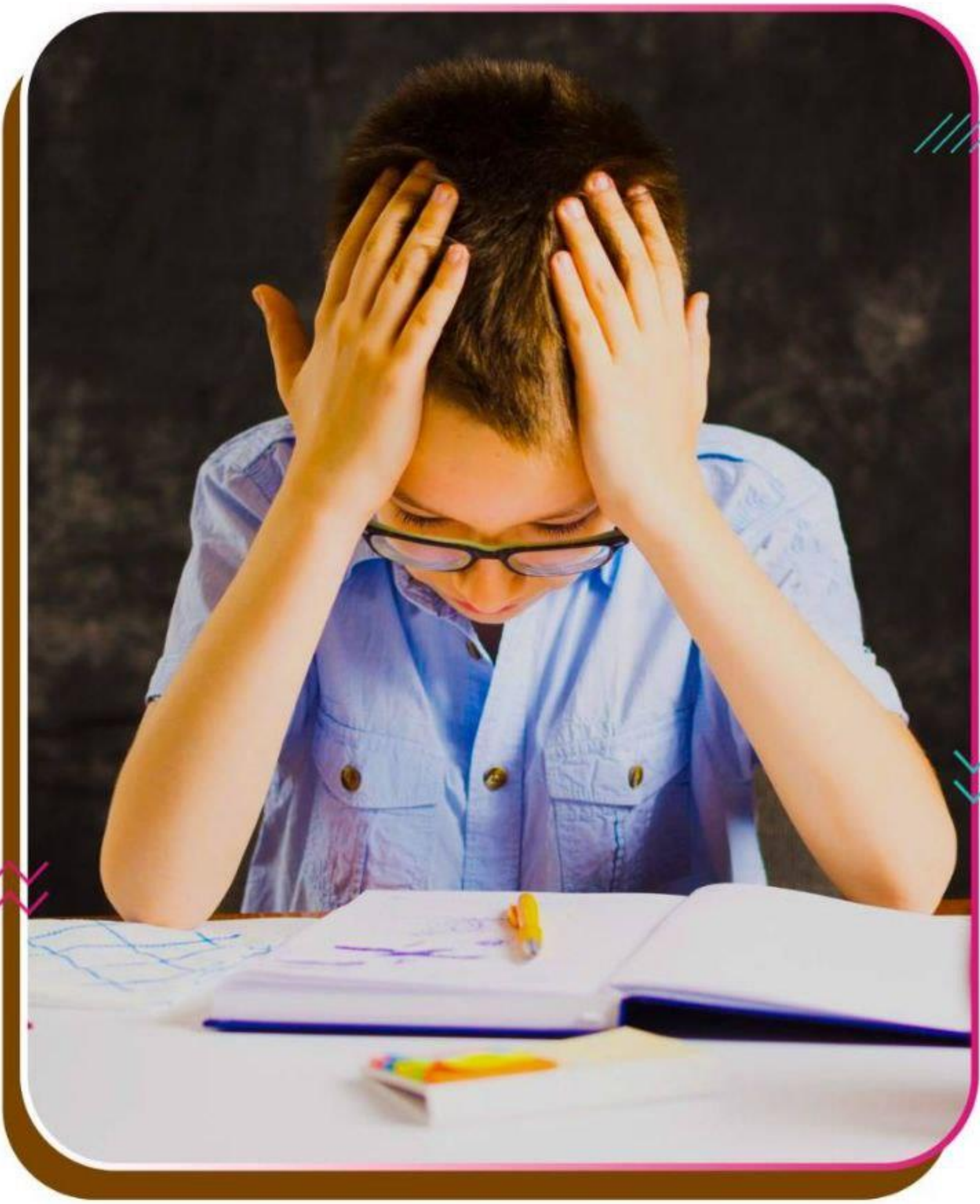

تہذیب زندگی

@tehzeebezindagi

بچہ فیل ہو جائے تو کیا کریں؟

تمہید

کامیابیاں اور ناکامیابیاں زندگی میں ساتھ ساتھ چلتی رہتی ہیں۔زندگی کامیابی اور ناکامیوں سے ہی عبارت ہے۔ دیکھنے کی چیز یہ ہے ان میں سے کونسی چیز غالب ہے؟ کوئی انسان آج اگر کامیاب ہے تو ضروری نہیں کہ وہ ماضی میں کبھی ناکام نہ ہوا ہو یا مستقبل میں اس کی کوئی گارنٹی نہیں کہ اسے کبھی بھی ناکامی کا سامنا نہیں کرنا ہو گا اور یہ بھی ضروری نہیں کہ آج اگر کوئی ناکام ہو گیا ہے تو وہ ہمیشہ ناکام ہی رہے گا۔

ہمارے تعلیمی نظام میں کسی بچے کا فیل ہو جانا بہت ہی برا تصور کیا جاتا ہے۔امتحان میں ناکام ہونے والے بچوں کے بارے میں والدین اور اساتذہ اچھی رائے نہیں رکھتے۔یوں وہ بچہ معاشرے کی ستم ظرفی کا شکا ہو جاتا ہے۔ جب بچہ کسی امتحان میں فیل ہو جائے تو سب مل کر اسے موردالزام ٹھہرانا شروع کر دیتے ہیں۔اس کی خوب ملامت کرتے ہیں۔آیئے آج ہم ان کچھ پہلوؤں کا بغور جائزہ لیں کہ آخر ایسا کیوں ہوتا ہے؟

یہ بات ہمیں سمجھ لینی چاہیے کہ بچہ اگر فیل ہو جائے تو اس کی ذمہ داری والدین اور اساتذہ پر عائد ہونی چاہیے۔سارا ملبہ بچے پر ڈال کر یہ کہنا کہ اس نے تو ہماری ناک کٹوادی، کسی طور پر درست نہیں۔بچے کی کامیابی اور ناکامی کے پیچھے والدین اور اساتذہ کا بنیادی ہاتھ ہوتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں بد قسمتی سے ذمہ داری قبول کرنے کی بجائے دوسروں کو موردالزام ٹھہرانے کی عادت زیاہ ہے۔

اگر بچہ فیل ہو جائے تو کیا ہوتا ہے ؟

ہوتا یہ ہے کہ بچے کے فیل ہونے پر والدین اور اساتذہ ایک دوسرے کو مورد الزام ٹھہرانا شروع کر دیتے ہیں۔ جب ایسا کرنا کسی وجہ سے مصلحت کے خلاف ہو تو بچے کو ہی مورد الزام ٹھہرانا شروع کر دیتے ہیں۔ پھر یہی نہیں بچے کو فیل ہونے پر مارنے اور ڈانٹنے سے بھی باز نہیں آتے۔ بعض اوقات والدین بچے کی پہلی پوزیشن نہ آنے پر بچے کو بلاوجہ کوسنا شروع کر دیتے ہیں کہ تم سیکنڈ یا تھرڈ کیوں آئے ہو! حالانکہ یہ سراسر غلطی ہے۔

گرتے ہیں شہسوار ہی میدان جنگ میں

وہ طفل کیا گرے گا جو گھٹنوں کے بل چلے

ظاہر سی بات ہے کہ بچے کو جب اسکول میں داخل کرایا جاتا ہے اور وہ پڑھنا اور امتحان دینا شروع کرتا ہے تو امتحان میں فیل یا پاس ہونا ایک لازمی امر ہے۔ اگر بچہ پاس ہو جائے یا فیل ہو جائے تو اس کی وجہ صرف بچہ نہیں ہوتا بلکہ بچہ، والدین اور اساتذہ تینوں اس کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ پاس ہونے پر کریڈٹ بھی تینوں کو جائے گا۔ فیل ہونے پر ذمہ داری بھی تینوں پر عائد ہو گی۔ ایسے میں صرف بچے کو کوسنا درست رویہ نہیں۔

جب بچہ فیل ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے ؟

جب بچہ کسی بھی وجہ سے فیل ہو جائے تو محض بچے کو کوسنے کی بجائے والدین اور اساتذہ کو سر جوڑ کر بیٹھنا چاہیے اور وہ اسباب تلاش کر لینے چاہیئں جو بچے کے فیل ہونے کی وجہ بنے۔ بچہ فیل ہونے پر بہت اپ سیٹ ہو چکا ہوتا ہے ایسے میں اسے مزید ڈسٹرب کرنے کے بجائے اس وقت اسے حوصلہ دینے کی شدید ضرورت ہوتی ہے اور پھر ان اسباب کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ جو بچے کو اس مقام تک پہنچانے کی وجہ بنے ہیں۔

بچے کی مشکل یہ ہوتی ہے کہ بعض اوقات کسی وجہ سے اسے مناسب توجہ نہیں مل پا رہی ہوتی ۔ بعض اوقات والدین کی طرف سے نہیں ملتی اور بعض اوقات اساتذہ کی طرف سے انہیں توجہ نہیں مل پاتی۔ بہر حال ایک

بات اٹل ہے کہ والدین اور اساتذہ کی توجہ کا ملنا بچے کا بنیادی حق ہے۔ مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ اپنا کردار ادا کیے بغیر والدین اور ٹیچرز صرف بچے سے ہی امیدیں وابستہ کر لیتے ہیں۔

جب بچہ امیدوں پر پورا نہیں اترتا تو ایک طرف بچے کو برا بھلا کہا جا رہا ہوتا ہے جبکہ دوسری طرف والدین اور اساتذہ ایک دوسرے کو موردالزام ٹھہرانا شروع کر دیتے ہیں۔ جس سے معاملہ آئندہ بہتر ہونے کی بجائے مزید خراب ہو جاتا ہے۔

مسئلے کا حل کیا ہے؟

آیئے تلاش کرتے ہیں کہ آخر مسئلے کا حل کیا ہے؟ ایسی صورتحال میں سب سے پہلے بچے کو حوصلہ دیجیے اسے سینے سے لگایئے اور کہیے کہ کوئی بات نہیں۔ اس مرتبہ اگر ناکام ہوئے تو کوشش کیجئے، اگلی مرتبہ آپ ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔ دوسری طرف والدین کو اپنا جائزہ لینا ہو گا۔ یعنی والدین کو خود سے سوال پوچھنا ہو گا کہ انہوں نے اپنی ذمہ داریوں کو بخوبی اور احسن طریقے سے ادا کیا ہے یا نہیں؟

مثلاً بچے کو روزانہ کی بنیاد پر اسکول بھیجا تھا یا نہیں؟ بچہ ٹائم پر اسکول پہنچتا تھا یا نہیں؟ اس کے ہوم ورک اور اسکول ورک کے بارے میں وہ سنجیدہ تھے یا نہیں؟ بچے کے اساتذہ اور اسکول سے رابطے میں تھے یا نہیں وغیرہ۔ بچے کا فیل ہو جانا یقیناً اس بات کی نشاندہی ہے کہ شاید والدین نے اپنی ذمہ داری پوری نہیں کی ہو گی۔

بعض والدین کا غیر ذمہ دارانہ رویہ

ننانوے فیصد کیسز میں یہی دیکھا گیا ہے کہ بچے کے زیادہ تر مسائل والدین کی غیر ذمہ داری سے جڑے ہوتے ہیں۔ وہ بچے پر توجہ نہیں دے رہے ہوتے۔ اسکول اور اساتذہ سے ان کا رابطہ نہیں ہوتا اور بعض اوقات میٹنگ

بلانے پر بھی اساتذہ سے نہیں ملتے۔بچے کی چھٹیاں کروادیتے ہیں۔ ٹائم پر اسکول بھیجنا، یونیفارم کا خیال رکھنا اور ہوم ورک مکمل کروانے کی ترتیب بنانا یہ والدین کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔

بچے کے فیل ہونے کی سب سے بڑی وجہ عموما یہ ہوتی ہے کہ والدین اپنی ذمہ داری پوری نہیں کرتے۔ وہ اسکول میں داخل کروانے کو ہی کافی سمجھ رہے ہوتے ہیں۔وہ یہ خیال کر رہے ہوتے ہیں کہ اسکول میں داخل ہونا ہی کافی ہے۔اب اسکول کے رولز کو فالو کرنا کوئی ضروری نہیں۔بلکہ بعض والدین اسکول رولز کو فالو کروانا اپنی انا کے خلاف سمجھ رہے ہوتے ہیں۔

بعض والدین کو ہر چیز لائٹ لینے کی عادت ہوتی ہے

بعض والدین کا یہ مزاج ہوتا ہے کہ وہ ہر چیز لائٹ کو لے رہے ہوتے ہیں۔ریگولر حاضری کی بات ہو تو کہنے لگتے ہیں کہ بچہ ہے جی خیر ہے۔کچھ دن غیر حاضر رہے تو کیا ہوا۔

اس کے بعد بچوں سے یہ شکوہ کرنا کہ تم فیل کیوں ہو گئے، اچھے نمبروں سے پاس کیوں نہیں ہوئے یا پوزیشن ہولڈر کیوں نہیں بنے! یہ سب بے جا شکوہ کی باتیں ہیں۔اس سے بہتر ہے کہ والدین اپنی پیرنٹنگ اور تربیہ پر توجہ مرکوز کریں۔

اساتذہ کی ذمہ داری

جب بچہ فیل ہو جائے تو اس کی بہت بڑی ذمہ داری اسکول اور بچے کے اساتذہ پر بھی عائد ہوتی ہے کہ فیل ہونے سے پہلے ہی اس پر کام کرنے کی ضرورت تھی۔اساتذہ کو اِس بچے پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت تھی۔اس بچے کے کمزور ایریاز پر اضافی کام کرنے کی ضرورت تھی اور بچے کے والدین سے مل کر کوئی ایسی حکمت عملی اور اسٹریٹیجی بنانے کی ضرورت تھی کہ بچہ فیل نہ ہوتا۔

خلاصہ کلام

اس موضوع کا خلاصہ یہ ہوا کہ بچہ کسی وجہ سے اپنی کلاس میں یا کسی سبجیکٹ میں فیل ہو جائے تو کرنے کا کام یہ ہے کہ سب سے پہلے اس بچے کو حوصلہ دیا جائے۔ بچے کو مزید برا بھلا کہہ کر اسے ڈسٹرب نہ کیا جائے۔ اسے گلے لگایا جائے اور کہا جائے کہ اگلی مرتبہ تم پاس ہو جاوگے لیکن تمہیں مزید محنت کرنا پڑے گی۔ دوسری طرف والدین اور اساتذہ اپنا اپنا جائزہ لیں کہ کمی کہاں ہے؟

پھر والدین اور اساتذہ میٹنگ کر لیں۔ ٹھنڈے دل و دماغ سے مسائل کا حل تلاش کریں۔ نئی اسٹریٹیجی بنائیں اور مل کر کام کرنے کا عزم کریں۔ ساتھ میں اللہ تعالی سے اپنی اور بچے کی کامیابی کیلئے دعا کریں۔ ان شااللہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

والسلام و علیکم ورحمۃاللہ

- منابع

WWW.EDUTARBIYAH.COM